حُسنِ اخلاقDone

- درود شریف
- عید میلادالنبی ﷺ کے حوالے سے اس تقریب میں تشریف آوری کا شکریہ۔
- یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم حضور اقدس حضرت محمدﷺ کے پیروکار ہیں۔ ایسی شخصیت کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے خود' **رحمت العالمین** 'کے لقب سے نوازا۔
- حضورﷺ کا کہا ہوا ہر ایک لفظ، اُن کا کیا ہوا ہر ایک عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں" :لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ " بے شک رسول ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔
- اخلاقیات کی تمام رفعتیں حضورِ اقدسﷺ کی ذات پر تمام ہوتی ہیں۔
- وہ ایک مکمل انسان تھے۔ قرآنِ کریم میں آتا ہے وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيم بے شک آپ کا اخلاق عظیم ہے۔

رُخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ کسی کی بزمِ خیال میں، نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

خواتین و حضرات

- ہم جو حضورﷺ کے اُمتی ہیں، ہماری اُن سے جو والہانہ عقیدت ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بہت سے غیر مسلمین ہیں جو کہ پچھلے چودہ سو سالوں میں، تاریخ کے مختلف ادوار میں حضورﷺ کی شخصیت، آپ ﷺ کے حُسنِ سلوک اور پیغام کی سچائی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

<u>LA Martineفرانسیسی فلاسفر اور رائیٹر</u>

دنیا میں انسانی عظمت کو جانچنے کے جتنے بھی معیار ہیں، تو اُن کے مطابق حضورﷺ سے زیادہ عظیم شخص دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی کمی اور بے مثال نتائج کسی انسان کی غیر معمولی قابلیت کو جانچنے کے معیار ہیں تو انسانی تاریخ میں کوئی بھی شخص حضورﷺ کے ہم پلہ ہونے کی جرات نہیں کر سکتا۔

S.P Scott امریکی سکالر

اگر مذہب کا مقصد اخلاقیات کا درس دینا ہے، برائی کا خاتمہ کرنا ہے، انسانی خوشی کو پروان چڑہانا ہے اور اگر آپ کے اچھے کام آخرت میں آپ کی نجات کا باعث بنیں گے تو مجھے کوئی عار نہیں کہنے میں کہ محمدﷺ واقعی میں خدا کے پیغمبر ہیں۔

Edward Gibon انگریز تاریخ دان

محمد ﷺ کی کامیابی تلوار کے زور پر نہیں بلکہ خالصتاً ان کی اخلاقی قوت کا نتیجہ ہے۔

Washington Irring – امریکی سکالر

انہوں نے حضور ﷺکے کردار کی سادگی اور انصاف پسندی پر تطصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دوست ہو یس دشمن، امیر ہو یا غریب، طاقتور ہو یا کمزور وہ ہر ایک کے ساتھ عدل فرماتے۔ ان کی جنگی فتوحات میں کسی تکبر اور بے جا ستائش کا شائبہ نہ تھا۔ اسلامی ریاست کے عروج پر بھی ان کے طور طریقے اور وضع قطع میں وہی سادگی تھی جو مشکل حالات اور آزمائش کی گھڑی میں تھی۔

اسی قسم کی ایک بات امریکی بشپ **Rev Bosworth Smith** نے بھی کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ یک ایک تعجب کی بات ہے کہ مختلف حالات میں حضور ﷺکےکردار کی پختگی او رثابت قدمی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ وہ ریگستان میں چرواہے کی حیثیت ہو یا ایک تاجر کی حیثیت، غارِ حرا کی تنہائی ہو یا مدینہ کی جلا وطنی، فتح مکہ ہو یا یونانی اور ایرانی سلطنتوں کے ہم پلہ اسلامی ریاست کے سربراہ کی حیثیت ہو، ہمیں ایک واضح طور پر استقامت نظر آتی ہے۔

GANDHI

میں ایک چیز کا قائل ہوں کی اسلام کی کامیابی اور پھیلاؤ تلوار کے بل بوتے پر نہیں ہوا بلکہ یہ حضورﷺ کی مکمل سادگی، ---- نفسی، وعدوں کی پاسداری، شجاعت اور جرات مندی اور اللہ اور اپنے مقصد پر بھر پور یقین تھا۔

خواتین و حضرات

یہ تمام احباب جو حضورﷺ کی شخصیت سے متاثر ہوئے اس میں بنیادی اور مشترکہ چیز اُن کا پا ک کردار تھا، ان کا حُسنِ سلوک، اُن کی سچائی، اُن کی سادگی اور ان کا اعلیٰ اخلاق۔

اسلام کے دو اہم حصے ہیں: حقوق اللہ اور حقو ق العباد

بہت سے عالم فرماتے ہیں کہ حقوق العباد کا ہمارے ایمان سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اور حقوق العباد کا دار و مدار اخلاق اور اچھے کردار پر ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:

تمہارے پروردگار کی عبادت یوں ہو کہ تمھارا ہر عمل اور فعل خیر کا ہو۔

خواتین و حضرات

اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے اخلاقیات پر ہے۔

انسانیت خوش اخلاقی کا نام ہے۔

جس طرح خوشبو اور رنگوں کے بنا پھول نہیں ہو سکتا اسی طرح خوش اخلاقی اور انسانیت ایک انسان کی پہچان ہے۔ اور ہمیں اپنے آپ کو ایک اچھا انسان بنانے کے لئے ، ایک اچھا مسلمان بنانے کے لئے، کہیں زیادہ دور نہیں جانا، حضورﷺ کی ذاتِ اقدس، اُن کا حسنِ سلوک، ان کی اسوۃ حسنہ ہمارے لئے اور ہماری زندگیوں کو استوار کرنے کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

حضورﷺ نے ہمیں جہاں اہم اور بنیادی دینی اصول بتائے۔ توحید، نماز، روزہ اور زکوۃکی تلقین کی، وہاں اُنھوں نے اپنی عملی زندگی سے معاشرہ میں زندگی گزارنے کے آداب سکھائے، ایک practical طرزِ زندگی بتایا۔

انھوں نے رشتوں میں توازن کرنا سکھایا۔ ان کے جائز حقوق اور ضروریات کا خیال رکھنا سکھایا۔

اُن کے زبان میں ایک نرمی تھی۔ کبھی کسی کی عزت نہیں اُچھالی۔ کبھی کسی سے سخت الفاظ نہیں کہے۔

کبھی کسی کی دِل آزاری نہیں کی

انگوروں والا واقعہ - بچے کے گمنے والا واقعہ

یہ ہے وہ سوچ ، وہ فکر جو آج ہم میں نہیں

حضورﷺ کی صداقت، لوگوں کی دی ہوئی امانتوں کی حفاظت، لوگوں سے کئے ہوئے عہد اور وعدوں کی پاسداری ضرب المثل ہیں۔

جنگِ بدر کا واقعہ

حضور ﷺ کے اعلیٰ کردار کی ایک اہم خصوصیت اُن کی رحمدلی تھی۔ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنا، اپنے دشمنوں کی زیادتیوں کو در گزر کرنا۔

اہلِ مکہ جو سالوں اُن کے قتل کے منصوبے بناتے رہے، فتح مکہ کے بعد اُن سب کو معاف کر دیا۔

وہ خاتون جو ان کی راہ میں کانٹے بچھاتی تھی، کوڑا پھینکتی تھی، جب وہ ایک دن بیمار ہوئی تو اس کی تیمارداری کو چلے گئے۔

ہمارے نبی ﷺ ایسے تھے کہ دوسروں کو خوشیاں دیتے اور خود تکلیف برداشت کرتے، دوسروں کو سکھ دیتے اور خود دکھ سہتے۔

خواتین و حضرات

حضور ﷺ کی حیات بہتر سے بہترین کی طرف مسلسل بڑھنے کا ایک مثالی عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے "وہ مومن ہی نہیں جس کا آج گزرے ہوئے کل سے بہتر نہ ہو"

اُن کی تمام زندگی ایک جدوجہدِ مسلسل ہے۔

Leslie Hazilton, The First Muslim

“ A journey from powerlessness to power, from anonymity to renown, from insignificance to labeling significance”

آپ ﷺ معاشرہ میں ایک کامیاب زندگی گزارنے کا اصول سکھائے۔ حلال روزگار اور محنت کی کمائی کو فوقیت دی۔

حصولِ علم کی اہمیت پر زور دیا، قیدیوں کو چھوڑنا، گھریلو روزمرہ کے معاملات میں بھی ایک جذباتی اور انسانی پہلو کی بھی تصویر دکھائی، اچھا صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس و طعام کو پسند فرمایا۔ صفائی پاکیزگی اور نفاست کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

کس کس بات کا ذکر کریں اور کس کس پہلو پر روشنی ڈالیں۔ حضور ﷺ کی زندگی ایک لا متناہی سمندر کی مانند ہے۔ یہ وہ اعلیٰ ذات ہے اور بے مثال کردار ہے کہ جس نے عرب کی سر زمین سے جہالت اور نا انصافی کا خاتمہ کیا۔ بھلائی اور انسانیت کاپیغام دیا اور اسلام کی روشنی کو عام کیا۔ آج ہمارے لئے ضروری ہے کہ حضور ﷺ کی اسوۂ حسنہ کہ اپنائیں اور اپنی زندگیوں کے ہر پہلو اور ادوار حضور ﷺ کے دئے ہوئے فرمان کے تابع کریں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں